

تصویر اور فولو کی شرعی حیثیت

از قلم: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، فاضل دیوبند
مانٹو از جدید فقہی مسائل، (حصہ اول) مطبوعہ حسد ایسٹیکیشنز، لاہور

جہاں تک مجسموں کی بات ہے وہ تو اسلام میں قطعاً ممنوع ہیں لیکن تصویر اور بالخصوص اس کی وہ صورت جو ہمارے زمانے میں ہے اور فولو گرافی کی شکل میں رائج ہے اس کی شرعی حیثیت قابل غور ہے اس لیے کہ اس سلسلہ میں احادیث، صحابہؓ کے آثار اور فقہاء کے اقوال مختلف ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے زمانے میں اس کا تقابل بے حد بڑھ گیا ہے، اور بعض حالات میں اس کی حیثیت ناگزیر ضرورت کی ہو گئی ہے۔ اس لیے مناسب ہے کہ اس کے احکام ذرا تفصیل سے لکھ دیے جائیں۔

تصویر کے سلسلہ میں بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مطلقاً ممنوع ہیں چاہے ذی روح کی ہوں یا غیر ذی روح کی۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا، فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر ہو۔ حضرت جابرؓ سے بھی حضورؐ کا مطلقاً تصویر سے منع کرنا منقول ہے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی خلقت کے ساتھ مشابہت اختیار کریں۔ یعنی تصویر کی صورت خلق خداوندی کی نقل کریں۔ ظاہر ہے اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی ذی روح اور غیر ذی روح مخلوق میں کوئی فرق نہیں کیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور کی تصویر کھینچنا نادرست ہے ایک اور روایت میں اس کی طرف واضح اشارہ ملتا ہے جس میں تصویر کی ممانعت

کے پس منظر میں کہا گیا ہے کہ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ کی طرح تخلیق کا کام کرنا چاہے اسے چاہیئے، ایک جبریا کوئی سادانہ ہی پیدا کر لے۔ اس حدیث میں جو (شیغیرہ) (اور دانہ حبہ) کا لفظ صاف بتلاتا ہے کہ ان چیزوں کی تصویر کشی بھی ممنوع ہے۔

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذمی روح کی تصویریں بنانا ناجائز ہے اور غیر ذمی روح کی بنائی جاسکتی ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس نے ایک شخص کو جس کا پیشہ ہی مصوری تھا بغیر ذمی روح تصویر بنانے کی اجازت دے دی۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ مصوروں کو قیامت کے دن اپنی تصویروں میں روح پھونکنے کو کہا جائے گا اور وہ نہ پھونک سکیں گے۔ ظاہر ہے کہ روح پھونکنے کی بات ان تصویروں میں کہی جائے گی جو ذمی روح کی ہوں۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تصویریں ممنوع ہیں جن کا احترام کیا جائے، تصویروں کا اس طرح ہونا کہ ان کا احترام نہ کیا جائے، درست ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ان کے شہ نشین پر ایک پردہ تھا جس میں تصویریں بھی تھیں۔ حضورؐ نے اسے بھاڑ دیا۔ حضرت عائشہؓ نے اس کے دو تکیے بنا دیے جس پر حضورؐ تشریف رکھا کرتے تھے۔ اس حدیث کو ایک دوسری روایت سے بھی تقویت ملتی ہے جس میں آپؐ نے پردہ پھاڑنے کا سبب یہ قرار دیا ہے کہ اللہ نے ہمیں پتھر اور مٹی کو کپڑے پہنانے کا حکم نہیں دیا۔ یہاں حضورؐ نے پردہ پھاڑنے کی علت تصویر کو نہیں قرار دیا ہے۔

مصوّر کپڑے سے تکیے بنالینے کا واقعہ خود حضورؐ کی زبان سے بھی منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ خود حضرت جبریلؑ نے اس طرح تکیے بنانے کے مشورے دیئے تھے۔

اور ایسی حدیث بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجسموں کی حرمت ہے نہ کہ ان تصویروں کی جو کپڑوں پر بنائے جائیں۔ حضرت ابو طلحہؓ اور سہیل بن حنیفؓ اس کے راوی ہیں۔ ان کے الفاظ ہیں: ”الاماكان رقما فی ثوب“ (وہ تصویر درست ہے جو کپڑے میں نقش ہو)۔ یہ حدیث صحیح اور قابل استدلال ہے۔ چنانچہ امام ترمذی اس حدیث

۱۔ بخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما عن ابن عباس

۲۔ بخاری و مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا عن ابن عباس

کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: ”یہ حدیث حسن صحیح ہے“۔ ہذا حدیث حسن صحیح ہے

اسی طرح تصویر کے سلسلہ میں صحابہ و تابعین کے بعض ایسے آثار بھی منقول ہیں جن سے ذی روح کی تصویر کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً حضرت ابو بکرؓ کے پوتے قاسم ابن محرز کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے گھر میں بعض عجائب مخلوق کی تصویریں تھیں۔ امام ابو یوسفؒ نے امام ابو حنیفہؒ کی وساطت سے دو صحابہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور براء ابن عازبؓ سے نقل کیا ہے کہ ان کی انگوٹھی کے نگینوں میں دو شیرنیوں کی تصویریں تھیں۔ اس طرح کے اور بھی آثار حضرت عروہؓ، انس بن مالکؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو موسیٰ اشعریؓ سے منقول ہیں۔

فقہ و فتاویٰ کی کتابوں میں گوکہ عموماً تصویر کی مطلقاً حرمت منقول ہوئی ہے مگر ایسی عبارتیں بھی موجود ہیں جن سے فرش یا بستر وغیرہ میں تصویر کا جواز اور پردہ اور قابلِ احترام مواقع پر تصویر کا عدم جواز معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ امام محمدؒ لکھتے ہیں:

ماکان فیہ من تصاویر	مصور کپڑے بستر، فرش یا ٹکیوں
من بساط یبسط او فرش	کی طرح استعمال کیے جائیں تو کوئی
یفرش او وسادة فلا بأس	مضائق نہیں۔ یہ پردہ اور ایسی
بذلك انما یکبر من	چیزوں میں مکروہ ہے جسے کھڑا کیا
ذلك فی السند وما ینصب	جائے یہی امام ابو حنیفہؒ اور ہائے
نصبا و هو قول ابی حنیفة	عام فقہاء کی رائے ہے۔
والعاملہ من فقہائنا	

فتاویٰ عالمگیری میں بھی صرف ان ذی روح تصویروں کو ناجائز قرار دیا گیا ہے، جنہیں لٹکا یا جائے۔ یوں مطلقاً تصویر کے بارے میں کوئی صراحت موجود نہیں ہے۔ ولایجوز فی موضع کسی جگہ ایسی چیز کو لٹکانا درست

۱۔ سنن ترمذی ج ۱ ص ۲۰۸ باب ماجاء فی الصورة ۲۔ فتح الباری ج ۱ ص ۳۲۶

۳۔ کتاب الآثار ص ۲۳۲ حدیث نمبر ۱۰۲۸ ۴۔ مؤطا امام محمد ص ۳۸۰

شیافہ صورت ذات نہیں ہے جس میں ذی روح کی تصویر
روح و یجوز ان یعلق ہے، غیر ذی روح کی تصویریں
ما فیہ صورت غیر ذات لٹکائی جاسکتی ہیں۔
کذا فی الظہیریۃ۔

جو لوگ تصویر سے منع کرتے ہیں وہ اس کی ایک اہم وجہ یہ قرار دیتے ہیں کہ یہ بسا اوقات شرک اور بت پرستی کا باعث بنتا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسی کوئی بھی چیز جو شرک کا ذریعہ بنتی ہو اسلام اس کے معاملہ میں بہت غیور اور متحسب ہے اور اس معاملہ میں ادنیٰ مداخلت گوارا کرنے کو تیار نہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ یہ بڑا اہم سبب ہے اور یہ کہنا کہ یہ بات صرف مجسموں کی حد تک پائی جاتی ہے صحیح نہیں۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ سکھ گرو نانک جی کی اور ہندوؤں کی ایک قابل لحاظ تعداد مہاتما گاندھی جی کی تصویروں کی پرستار ہے اور اس پر اسی طرح پھول کی مالائیں اور جل تار کرتی ہے جیسا کہ اپنے مشہور جھگواؤں پر۔

اس لیے راقم الحروف کے نزدیک تصویر سے متعلق احکام حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ ذی روح کے مجسمے بنانا مطلقاً حرام اور ناجائز ہے۔
- ۲۔ ایسی تصویریں بھی قطعی طور پر ناجائز ہیں جن کی کسی قوم میں پرستش اور عبادت کی جاتی ہو، جیسے گرو نانک جی اور ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق کرشنا، رام جی وغیرہ اور عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح اور حضرت مریم کی تصویریں۔
- ۳۔ ذی روح کی تصویروں کو اس لیے بنانا کہ اس کو لٹکایا اور آویزاں کیا جائے یا متعام احترام میں رکھا جائے یا تصویر اس مقصد کے لیے نہ کھینچی گئی ہو مگر اس کا استعمال اسی طرح ہوا کرے، ہر دو صورتیں ناجائز ہیں۔

۴۔ عام تصویریں جن میں احترام یا عبادت اور پرستش مقصود نہ ہو، بھی ناجائز ہی ہیں جیسا کہ عام علماء ہندوپاک کا مسلک ہے۔ البتہ یہ مسئلہ اجتہادی اور مختلف فیہ ہے اور سلف و خلف کا اس پر اتفاق نہیں ہے جیسا کہ اوپر ذکر کی ہوئی تفصیلات اور ہمارے زمانہ کے عام علماء عرب اور ہندوپاک میں بھی بعض ثقہ اور مستند علماء کرام

کے تعامل سے واضح ہوتا ہے۔

۵۔ جہاں تصویر ایک ضرورت بن جائے مثلاً دفاعی مقاصد کے پیش نظر تصویر لی جائے۔ پولیس اسٹیشنوں، اشراک اور غنڈہ عناصر کی تصویریں محفوظ رکھی جائیں، دریلوے، بس اور مختلف محکموں میں شناخت کے لیے تصویر درکار ہو۔ پاسپورٹ اور حج کے لیے تصویر کھینچوانی ہو، یہ تمام صورتیں درست اور جائز ہیں۔

۶۔ جن فقہاء نے تصویر کو حرام قرار دیا ہے انہوں نے بھی اس کی صراحت کر دی ہے کہ اگر سرکٹا ہوا ہو یا ایسی تصویر ہو جس سے صورت کی شناخت نہ ہو سکے اس پر تصویر کا اطلاق نہیں ہوگا اس لیے ریڈیکل اور طبی مقاصد کے لیے انسان کے جسم کے بعض حصوں کی جو تصویریں لی جاتی ہیں اور جو اکثر اوقات جسم کے اندرونی حصوں سے متعلق ہونے کی وجہ سے ناقابلِ شناخت ہوتی ہیں، ان میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

بقیہ : ڈاکٹر طاہر سعید کے نام

ریختی جماعت اسلامی کی اصلی اور اساسی دعوت کہ ایک ایسا نظام جہاں صدیوں سے طاغوت نے اندھے بچے دیے ہوں وہاں دعوت الی اللہ کے ذریعے ذہنی و فکری صفائی کے کام کو چھوڑ کر کسی انتخابی دوڑ یا وقتی اور مہنگامی سیاست میں کود کر ملکوت ہو جانے صرف اپنے وقت کو ضائع کرنا بلکہ اسلامی انقلاب کے راستے میں اپنے ہاتھوں روڑے لٹکا کر اسی کارِ عبث کا خادم بننا ہے۔ سگراہ ... کہ زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے اسٹرکیچ ہال میں جماعت اسلامی کے بانی اور امیر نے جس قسم کی سیاسی رسد کشی اور انتخابی سیاست کو اسلامی انقلاب کے راستے کا پتھر بتایا تھا آج وہی جماعت اُسی انتخابی سیاست کی سب سے بڑی چیمپئن بن چکی ہے اور نہ معلوم وہ کب تک اس باطل اور مہنگامی سیاست کے منبہار میں اٹھکیلیاں کرتی اور ذہنی اور فکری قلابازیاں کھاتی رہے گی۔

(جاری ہے)